کی ہے۔ اہل مدارس کے لیے ان کا نام نیا نہیں۔ مولانا نے درس نظامی کی مختلف فنی کتابوں کی شروحات لکھیں اور مقبول ہوئیں۔اس شرح میں مولانا نے اصل عبارت کا ترجمہ کرنے کے بعد اس کی سیر حاصل اور دلنشیں تشریح کی ہے۔تقریباً ہر بحث کے اختتام پر ''فوائد'' کا عنوان دیا ہے، جس کے تحت شارح نے زیر بحث مسئلہ سے متعلق اہم اضافی بحثیں بھی کی ہیں۔

مناسب ہوگا کہ پوری کتاب کمپوز کردی جائے اور اس میں جدید تقاضوں کی رعایت رکھی جائے۔ کتاب کے شروع میں شارح کی طرف سے پیش لفظ وغیرہ نہیں ہے، ادارہ نے بھی اپنی طرف سے وضاحت نہیں کی کہ یہ شرح درسی افادات کا املائی مجموعہ ہے یا شارح کی اپنی تحریر کردہ کاوش ہے۔ کتاب کی جلد بندی مضبوط ہے، ٹائٹل خوب صورت اور کاغذ درمیانے درجے کا ہے۔

۶.......اشرف الأدب شرح اردو نفحة العرب، **تالیف:** مولانا عبدالحفیظ، **صفحات:** ۳۶۶، **سائز:** ۲۰×۳۰=۸

حضرت مولانا اعزاز علی نوراللہ مرقدہ دارالعلوم دیو بند کے استاذ حدیث اور شیخ الأدب تھے۔ فقہ وحدیث میں مہارت کے ساتھ انہیں عربی آداب اور علوم میں بھی کامل دست گاہ حاصل تھی۔ اس بنا پر انہیں شیخ الأدب کا لقب بھی دیا گیا۔ عربی ادب کے ساتھ ان کی غیر معمولی وابستگی کا اندازہ ان کی اس تحریر سے لگایا جاسکتا ہے، تحریر فرماتے ہیں ''متاخرین شعراء میں ابوالعلاء معری کی مسقط الزند مع اس کی شرح تنویر کے نیز ابن فارض کے قصائد آج بھی میرے سرہانے رکھے ہوئے ہیں، بہت سے علماء سوتے وقت ادعیۂ ماثورہ پڑھ کر سوتے ہوں گے اور (افسوس) میں ان کے اشعار کا مطالعہ کرتے ہوئے سوتا ہوں'' (مشاہیر اہل علم کی محسن کتابیں، ص۹۹) نفحۃ العرب حضرت مولانا اعزاز علی نوراللہ مرقدہ کے اسی ذوقِ ادب کا نتیجہ اور ان کے وسیع ترعلمی اور ادبی مطالعہ کا بہترین انتخاب ہے۔ اس کتاب میں مولانا نے قدیم عربی کے مختلف اصنافِ ادب کے نمونے دیئے ہیں۔ یہ نمونے تصوف، اخلاقی اقدار، علم وحکمت، محاورات وضرب الامثال، نوادر ولطائف الغرض ہر موضوع اپنے جلو میں لیے ہوئے ہیں تاکہ زبان وادب کے مختلف اصناف پر مطلع ہونے کے ساتھ مطالعہ میں تنوع رہے اور پڑھنے والی کی ضیافتِ طبع کا سامان بہم پہنچایا جائے۔ یہ کتاب زمانۂ تالیف سے لے کر اب تک مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔ مولانا عبدالحفیظ مرحوم نے اشرف الادب کے نام سے اس کی نہایت عمدہ شرح تحریر فرمائی ہے۔ لغوی تحقیق کے عنوان سے عبارت کے تمام مشکل الفاظ کی صرفی لغوی تحقیق اور تعلیل کی ہے۔ اس کے بعد توضیح کے عنوان سے عبارت کا ترجمہ اور تشریح کی ہے۔ نیز اس کے ساتھ مفید اضافے بھی کیے گئے ہیں۔ بعض اشعار اور متن کے اہم جملوں کی نحوی ترکیب بھی کی گئی ہے۔ ترجمہ وتشریح آسان فہم ہے۔ ایک اہم کام شارح نے یہ بھی کیا ہے کہ کتاب میں وارد جن شخصیات کے بارے میں شیخ الادب مولانا اعزاز علی رحمہ اللہ نے سکوت اختیار کیا یا اپنی لاعلمی ظاہر کی ہے مولانا عبدالحفیظ مرحوم نے ایسے تمام رجال کے حالات بھی نقل کردیئے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ اس شرح پر بھی شارح کی طرف کوئی پیش لفظ وغیرہ نہیں، نہ ہی ناشر نے شارح کا تعارف اور شرح کے زمانۂ تالیف جیسی اہم باتوں کی وضاحت کرنے کی زحمت گوارا فرمائی ہے، کتاب کی طباعت معیاری ہے۔ ☆☆☆